رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

مع ۲۳ تصاویر

[illegible]

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

آپ بالکل غلطی پر ہیں

[illegible]

المشتہر ... مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شاعری جز و پیست از پیغمبری

[illegible]

قیمت ... علاوہ محصول

المشتہر - مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نوجوانو

[illegible]

قوت باہ ... [illegible]

ملنے کا پتہ: مینیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

معزز خریدار اور ہم

[illegible]

مسز ارتضی خاں تاجر تنباکو لکھنؤ

تار کا پتہ ... لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

[illegible]

ملنے کا پتہ: مینیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

لکھنؤ کے نادر اشیاء

پرانی اصلی چینی کے برتن مثال قلمی خوشخط قدیم کتابیں اور دیگر نادر اشیاء جنپر کبھی لکھنؤ کے امرا کو فخر و ناز تھا ہمارے ذریعہ سے بکفایت و صدق معاملہ مل سکتے ہیں۔ ان اشیاء کے علاوہ لکھنؤ کی تمام مشہور چیزیں مثلاً چکن عطر۔ ادویہ مرکب۔ تنباکو خوردنی زردہ رشیمی سوتی۔ تمام مشہور مصنفین کی کتابیں آرڈر آنے پر روانہ کی جاتی ہیں۔ فہرست مفت روانہ ہوگی

المشتہر

ینگ مین جنرل ایجنسی وکٹوریا اسٹریٹ ولدار منزل لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۲۳

مضامین غیر

پنجشنبہ ۱۷ رجون ۱۹۲۶ء

دل

یہ کوئی مخزن عرفاں نہیں۔ گنجینۂ عشق نہیں۔ دفتر علم نہیں۔ لب اہل ادب نہیں۔ دھوکا نہ کھائیے۔ یہ دل وہ ہے جس کی شان میں کسی بزرگ نے کہا ہے:۔

ہٹ ترے دل کی ایسی تیسی کی

یہ دل بوتۂ سیماب خام ہے جس کا پارہ کیمیاوی اثر سے اڑ گیا تھوڑی سی کلونس چھوڑ گیا ہے وہی کلونس اس میں چرخ کھاتی ہے۔ یہ دل ایک کاغذی دل ہے جس کا مقر اصلی ردی کی ٹوکری ہے یا چوہے کا بل ہے جس میں غیروں کی گرانبہا صنعتیں دانتوں سے کتر کے ڈھیر کی گئی ہیں۔ درحقیقت انھوں نے زبان پر جو محنت کی تھی آج اسکی خرابی پر بعض اشخاص نے ایسی کمر ہمت چست باندھی ہے کہ اپنی جان اور اسکی جان ایک کیے دیتے ہیں۔

اودھ پنچ پچاس برس سے ان لوگوں کی خدمت کر رہا ہے مگر ایک وہ بیٹھتا ہے تو دوسرا اسکی جگہ آ جاتا ہے لہذا مورچہ ہر وقت قائم رہتا ہے۔ میاں پیارے صاحب لاہور پہونچ گئے مگر اپنا نقش قدم بنام دل آگرے میں چھوڑ گئے ہیں۔ اسی دل کے ملفوظات ہم آج ناظرین کے سامنے اس غرض سے لاتے ہیں کہ وہ اپنے دل میں اردو کے مستقبل کی برائی بھلائی کا فیصلہ کر لیں۔

دل دسمبر ۱۹۲۵ء نمبر ۹ میں "بحر احمر کے ساحل پر" ایک افسانے کا عنوان ہے، قصہ نگار صاحب کوئی کہنہ مشق منشی نہیں ہیں ایڈیٹر صاحب انکے بارے میں لکھتے ہیں "ادبی دنیا میں انکو دل نے ہی پیدا کیا ہے۔ یہ فسانہ جسے آپ دیکھیں گے کہ اپنے انداز بیان کی خوبی، جذبات کی پاکیزگی اور خیالات کی رعنائی کی وجہ سے ادب اردو میں ایک حسین اضافہ ہے"

یہ دل ہے ماہوار۔ اور یہ پرچہ ہے نویں مہینے کا لہذا پیدائش تو پورے دنوں کی ہے مگر خدا جانے کیوں ناقص ہے۔ مضمون کے اعضا گھنا سے معلوم ہوتے ہیں۔ گھنا سے ہوے اعضا پر "حسین اضافہ" کا اطلاق محض محبت کی بنا پر غالباً مبنی ہے۔ مشہور ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے سیب والے سے چند سیب مول لیے اور یہ کہہ کے پھر اسی کے سپرد کر دیے کہ یہ جو لڑکے کھیل رہے ہیں ان میں جو سب سے زیادہ خوبصورت بچہ ہے اسے سیب دے دینا۔ سیب والے نے سیب اپنے نور چشم بلند اقبال کے حوالے کر دیے۔ جب حضرت یوسفؑ گھر میں آئے تو حضرت نے دریافت کیا "تمہیں ہم نے سیب بھیجے تھے پہونچے؟" یوسفؑ نے کہا۔ نہیں وہ تو سیب والا اپنے بچے کو دے گیا"

حضرت یعقوبؑ نے خوبصورتی کی پرکھ سیب والے کے دل پر منحصر کی تھی اسکے دل نے جو فیصلہ کیا۔ وہ دل کا رجحان رکھتے ہوے یقیناً معقول تھا۔ اگرچہ باعتبار حقیقت و انصاف غیر معقول تھا۔

ہم ادبی دنیا میں دل نمبر ۹ کے نوزاد نے جو حسین اضافہ کیا ہے اسکے سراپا کی تنقید کرتے ہیں۔ بملاحظہ نقص و کمال پر مع کہ ناظرین خود ہی کر لیں گے انھیں اختیار ہے چاہے افسانے کو "حسین اضافہ" سمجھیں یا اردو کے روزہ قولنج کا زور اور ترشیافہ خیال فرمائیں۔ اگر یہ حسین اضافہ ہے تو معمول بجا کے گائیے:۔

"بلا تو ہے زیب زچا رانی۔ بلا"

ورنہ اس قسم کے چھوٹے جھنجھنوں سے تعلیم زادہ دل جی نہ بہلائیں۔ خدا جانتا ہے کہ اردو کی ہستی ان ترکیبوں سے خاک میں ملی جاتی ہے۔ ہم نے اس تنقید میں معمولی غلطیوں کی جانب توجہ نہیں کی۔ موٹی موٹی غلطیاں اور بیہودگیاں انتخاب کی ہیں:۔

افسانے کا خلاصہ یہ ہے کہ عسکری بغداد کا ایک تاجر تھا۔ ناعمہ اسکی لڑکی تھی۔ ناعمہ پر شارق عاشق تھا۔ صاحبزادی نے جیو ڑا مزے دار پایا تھا۔ اور واللہ کرم اس مزے داری کے بہت مداح تھے۔ جس دولت پر عسکری کا قبض تھا وہ شارق کے باپ کی تھی۔ ناعمہ کے ازدواج سے یہ دولت پھر شارق کے قبضے میں آگئی۔ مگر ازدواج سے قبل عسکری نے بی ناعمہ کو شارق کے ساتھ نہیں چناں کرتے دیکھ لیا تھا اس وجہ سے خفیف سی گوشمالی شارق کو دی گئی۔ یہ افسانہ پچیس صفحوں میں ہے اس میں دو تین باتیں قابل نظر ہیں۔

(۱) عرب کیونکر گفتگو کرتے ہیں یا بالفاظ دیگر عربوں کی گفتگو کا ترجمہ اگر اردو میں کیا جائے تو اس کی صورت کیا ہوگی۔

(۲) عربی اشعار میں عاشقانہ وجدانیات کا اظہار کس طرح کیا جاتا ہے۔

(۳) مصنف افسانہ اردو یا عربی زبان، انداز گفتگو، رسم و رواج و خیالات سے واقف بھی ہے یا نہیں۔

(۴) مصنف کا طرز ادائے مطلب مطبوع ہے اور اس سے درحقیقت اردو میں "حسین اضافہ" ہوتا ہے یا نہیں۔

مصنف افسانہ فرماتے ہیں:۔

"چاند ایک حسین ہالے کے ساتھ بادلوں کو مختلف (رنگوں کے) لباس میں تبدیل کر رہا تھا"

اس جملے میں صرف غریب چاند کے سپرد ہالے سمیت توشک خانے کے داروغہ کی خدمت کی گئی ہے۔ یہ ایک جدت ہے۔ اگر یوں کہتے تو "حسین اضافہ" کی حد سے یہ جملہ باہر نکل جاتا اگرچہ معانی وہی رہتے۔ "چاند ہالے میں جلوہ گر تھا اسکے نور کا دریا لہریں لے رہا تھا رنگ برنگ کے بادل، پتے تاریک لباس اسکے نورانی رنگ میں ڈوبے ہوئے تھے"

یہی مطلب دیگر خوشنما الفاظ سے بھی ادا ہو سکتا ہے مگر "مختلف بادلوں لباس میں تبدیل کر رہا تھا" حسین اضافہ ہے اور اس حسین اضافہ میں ایک اور اضافہ یہ فقرہ ہے:۔

انکا یہ مستی میں گم ہو جاتی تھیں۔ مردوں کتنا پچھتے گھنٹہ بھر۔ خدا جانے کہاں کی مستی ادھر میں یا جانے ہمیں گھس گئی تھی۔ اور کس مستی میں کس کی سمجھ میں منقود کو تبسم ہو گئیں۔ بستی کو جب کو کرشٹ کی بھول بھلیاں سمجھے جس میں حضور کا دل ہوا مگر بچہ ایک مرتبہ جلے تو جب گئے پھر نکلنا پھر نکلنا مشکل۔

اس فقرے کے کچھ نمونے ہیں۔

(۱) انتہا عیب کی ایک نورانی زندگی روشن تھی۔

انتہا عیب بھی ادب اُردو میں ایک نئی اضافہ حسین اضافہ ہے اور انکا غلط تجربہ کنا ادھر کو روشن نورانی زندگی کے لوازم میں سے ہے۔ محاورے کی بات ہی عجیب ہے اس پر اعتراض ہو نہیں سکتا۔

پھر فرماتے ہیں "عسکری نہاد کو ماجرا منظر اپنے خاندان عظیم کے ساتھ انتہا ساحل کی تھرتھراتی ہوئی ملاد لے اور خلد مسرت آگین نغموں نے اسکا استقبال کیا۔"

عظمت ایک چھوکری نامعلوم کی ذات میں منحصر ہے ورنہ خاندانی افراد کے اعتبار سے بالکل عظمت کی صفت سے محروم ہے ایک عسکری دوسری اسکی لڑکی بس یہ ایک عظیم خاندان ہوا۔ اور یہ بھی ہے کہ صاف بیتہ سے آراستہ ساحل اضافہ ہے۔ ساحل کا ہے کو جاتی ہے جو کی صبا تھرتھراتے جسم کی نقل کیا کرتی تھی۔

حسین اضافوں کا اس قصے میں ایسا ہجوم ہے کہ اب ہم ہر دوسرے فقرے کے پڑھنے پر مجبور ہیں اگر کی زندگی روشن ہے اور بھول نہ پڑے۔

(۱) اب ... ساحل پر اترتے ہی کہتے ہے "دیکھو۔ لوگوں کے کھیتوں پر کیسی ... طاری ہے اور کیسی مسیح عطریت شامہ نواز ہے"

اس فقرے میں "لوگوں کے" بہت ضروری جز تھا۔ انکے نیز کھیتوں پر ... طاری نہیں ہو سکتی تھی۔ اور نمکین عطریت نغموں کے اندر کس طرح ... پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ آہ میں رومی سلونی عطریت ادھر ... تری شامہ نوازی نمک کی طرف ... خدا ہی جانے مرچوں نے کب تیار کی تھی۔ ... اس خوش مرچ جو مچھ گری کے نغموں میں نمک کی ... اور مرچوں کی ... دیتے نہاد سے ... کے ساحل تک آیا۔

(۲) صاحبزادی جواب دیتی ہیں "ڈیڈ یہ ... ہم یہ ہی کہوں گی کہ ... کچھ ابھی ...



اپنا اپنا راگ

سعد زغلول: ڈھوں ڈھوں ڈھو ڈھوں ڈھوں:

انگلستان: بیں بیں بیں بیں بیں۔ ڈھول وہ تو خدا خیر کرے سُر نہیں ملتا:

سعد زغلول: سُر کیا ملے گا۔ پیپری اور بھوپو کا جوڑ ہی کیا ہے؟:

باپ کی تبسم نگاہ سے مستر نہیں۔"

دیکھی آپ نے صاحبزادی چڑیل دینے باپ سے زیادہ بیہودہ و بد مذاق نکلی۔ بادل کی انگڑائیوں کی تعریف کرتی ہے اور حسنی کھیلتی مسکراتی نگاہ کو سلونی عطریت پر ترجیح دیتی ہے۔ نہیں کھیت کی طاقت اور مسیح عطریت کی شامہ نوازی دیکھیے مہندی کی بوتی ... نرگس چمد کی کیا کیا ... اور نگاہوں کی مسکراہٹ ہے اس وقت تک لوگوں کے کھیت ہی ہیں۔

(۳) عسکری اپنی قابل بیٹی کے اس لطیف جواب پر پھڑک گیا۔

کیوں نہ پھڑک جاتا جب بیہودہ گو باپ سے اس سے زیادہ بڑھی ہوئی ... ہے جب انکی بیت بازی کیوں نہ ہوتی۔

(۴) اُس نے اپنے پُرشباب دوست شارق کو اپنی لڑکی کی اس ذکاوت پر متوجہ کیا۔

مصنف نے صاف صاف یہ نہیں کہا کہ یہ واقعہ "بلبل ہند" کی خدمت انجام دیتی ہی قسمت ہے۔

(۵) اور جس سے وہ عبا جسم ... کی پوشیدگی میں نادرت سی ہو گئی تھی۔

بیٹے یہ عبا چڑیل بھی اپنے وقت کی ہنستا بخیل تھی۔ دوسری دل لگی یہ کہ مسخری بھی تھی اور مسخرگی میں پوشیدہ ہو کے نادرت بھی ہو جاتی تھی۔ ایسی عبا عجائب خانہ میں رکھنے کے قابل ہے۔

(۶) غلیظ و معطر منظر میں عبام کا اضافہ انسانیت نما ہوا۔

یہ اضافہ کی "اضافت" بھی ادب اُردو میں حسین اضافہ ہے کیا سمجھے کہ اضافہ یعنی زیادت اُردو ہے۔ اسکو انسانیت کا کی طرف مضاف کر کے حسین اضافہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ... ہے فقرے کے لطیف معانی تو وہ ناظرین خود ہی سمجھ لیں گے۔ ایک ہم کند ذہن ہیں سارا زمانہ کند ذہن نہیں ہے۔

(۷) ہیجے ...... عجیب منظر کے حامل ہو گئے:

پیچھے صاحب خیموں کو بھی پیٹ ... اوڑھ کو بیٹے ... چکا تھا۔

(۸) قہوہ کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے"

یہ اُردو شاید انگریزی محاورے کی تحقیق دختر ہے۔ ہم لوگ گھونٹ پیتے ہیں۔ مصنف صاحب گھونٹ لیتے ہیں۔

(۹) اپنے خیمے پر باد ... بہت زیادہ ... ہوا

یہ فقرہ عسکری تاجر نے اپنی لطیف اچھال چربہ اور بے شرم صاحبزادی سے اُس وقت کہا جب رات زیادہ جا چکی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بحراحمر کے کنارے جو خرمے کے درخت ہیں ان میں رات گئے فاسفورس گھس جاتی ہے۔ یا یہ چمکدار خرمے غالباً فضلۂ خراطین دیکچوے کا گو کی کھاد سے پرورش پاتے ہونگے۔

(۱۰) شارق ..... کی آنکھوں سے جذبات کی مستی ٹپک رہی تھی۔

سچ ہے یہ مستی آنکھوں سے بہتے بہتے شلوار تک پہونچ گئی۔ جذبات کی مستی ہے یا ارینی یا ملاح کی لنگوٹی۔ چڑیل ٹپکی ہی پڑتی ہے۔ ذرہ مروت نہیں کرتی۔ غالباً مطلب یہ ہے کہ آنکھوں میں مستی چھائی ہوئی تھی لیکن ٹپکنا ایک حسین اضافہ ہے۔

(۱۱) اُسکے لبوں میں شعر بیتاب تھے۔

بے شک بے تاب ہونگے۔ ہاتھ میں چوہا پھڑ پھڑاتا ہے۔ پاجامے کے اندر مینڈک پھدکتا ہے تو لبوں میں شعر کیوں بیتاب نہوں۔ شارق عمل بالید سے غالباً واقف نہ تھا ورنہ مستی کے ساتھ شعر بھی لبوں سے ٹپکا دیتا۔

(۱۲) اُس نے اپنی روح سے خطاب کیا مجھے آج ایک نظم لکھنی چاہیے۔"

ویلئے نیت کرتا ہوں میں ایک نظم کہنے کی منھ میرا طرف ساحل بحراحمر کے اور قلم میرا طرف خیال ناعمہ کے اللہ اکبر۔"

(۱۳) وہ مصروف خرام ہوا۔"

خدا سمجھے کاتب سے کمبخت نے زبردستی خرام پر نقطہ دے دیا۔ ورنہ مستی کا ذکر ہے حاصل ہوتا

(۱۴) "...... ناعمہ اُسکے باوقار قلم نے لکھا....."

وہ صرف حسین نہیں ہے وہ جمیل ترین حُسن کی مالک ہے۔ اسکی باتوں میں ملکیت ہے اور اُسکے انداز میں ملکوتیت پائی جاتی ہے۔"

یہ نظم کے پہلے بند کا آخری حصہ ہے۔ م ل ک کے مشتقات اس حسین میں ڈھلتے ہیں نہ کہ کوئی عرب شاعر یہاں نہیں اگر ہوتا تو ہم اُس سے پوچھتے کہ عرب میں ایسے پوچ گو شاعر کتنے ہیں۔

(۱۵) "تو یہ میری ایسی آرزو ہوتی تھی جس کی آغوش میں نسائیت بھی چھپی رہتی تھی۔"

یہی غنیمت ہے کہ بغل میں یہ جولیت دبی ہوئی نہ تھی۔

(۱۶) "اے عسکری کی تنہا لڑکی تو کعبہ کی روح ہے"

تنہا سے مراد یہ ہے کہ لڑکی نہیں ہے۔ باقی باتیں ایمان شاعر سے متعلق ہیں اگرچہ وہ فرضی اور خیالی ہو۔ نازش حرم بھی لایعنی ہے اور "کعبہ کی روح" بھی۔ ایک چوکور کوٹھری ہے جس کا نام کعبہ ہے وہ اس لیے مقدس ہے کہ اُسکی طرف سجدہ ہر مسلم کے واسطے لازم ہے۔ ایک کٹھ مست عاشق مزاج قحبہ شاعر یا مصنف کے نزدیک روح کعبہ ہے تو وہ جانے اور اُسکا ایمان جانے۔ ہم تو "شرح انجیل" سے زیادہ اُسے نہیں سمجھتے۔ دیکھیے عربی شاعر خود ہی کہتا ہے۔

(۱۷) تو مسلمانوں کی پدمنی ہے۔

اس لفظ کے دو ٹکڑے ہیں ایک خوشبو دار ہے دوسرا معطر۔"

(۱۸) وہ چونکا جب اُسے ایک طرف سے بربط کی لَے کے ساتھ نسائی آوازوں کی صدا آئی۔

"اُسے" کے معنی ہیں "اُسکے کانوں میں" "اک" مخفف ہے "ایک" کا جو بضرورت شعری نہیں بلکہ بضرورت نثری لکھا گیا ہے۔ اور نسائی آوازوں کی صدا میں کوئی عیب نہیں بے پڑھے تو شب لیلۃ القدر کی رات کی تانیث بھی کہتے ہیں۔ نسائی آوازوں کی صدا کی وانس کی صورت ختم کہتے تب بھی کوئی خرابی نہ تھی۔ کیا کہنے کہ ادب اُردو میں ایک حسین اضافہ ہے۔"

(۱۹) یہ برس کوئی رومان یا افسانہ ضرور تیار کرے گا۔"

اس سے قبل فرما چکے ہیں کہ وہ کوئی گیت شروع کرنے والا ہے جس میں رومانیت ہی رومانیت ہے۔" ہم جاہل آدمی ہیں افسانہ، "رومان" کی اصطلاح سے ناواقف ہیں "رومانیت" سے اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ کوئی عربی لفظ ہے بحراحمر کے شاعر اور ۲ گرے کے دل زادہ افسانے سے پوچھیے۔"

(۲۰) شارق ربہ جسم یا اخی العرب"

یہ عربیت قرآن کو بھی نصیب نہیں۔ کیا معنی "یا اخا العرب" ہمیشہ اجنبی سے خطاب کرنے کے وقت کہتے ہیں۔ وہ بھی اگر برابر والا ہو۔ ورنہ "یا عم" وغیرہ۔

(۲۱) عسکری (ناعمہ کا باپ) شارق سے کہتا ہے "دیکھو میری زندگی کی ترنم یعنی ناعمہ کو بلاؤ۔" ترنم میں کنکری منجھا مرکی سب کچھ داخل ہے۔ یہ طرز گفتگو نہ عربی ہے نہ فارسی نہ ترکی نہ انگریزی۔ کسی زبان میں یہ استعارہ نہیں ہے۔ لہذا یہ بھی "حسین اضافہ" ہے۔ آج سے ادب لطیف کے بے سُرے عاشق اپنی صاحبزادیوں کو زندگی کی تانیں، زندگی کی تال، زندگی کے سُر، زندگی کے راگ۔ زندگی کے نغمے زندگی کے ترانے یا ترانی۔ زندگی کی دھن۔ زندگی کی سرگم۔ کہنے لگیں تو یہ محاورات عام ہو جائیں۔

(۲۲) ناعمہ کہتی ہے اور باپ سے کہتی ہے "... پہلے تو میں اپنی نیازمندی میں ڈوبا ہوا سلام پیش کرتی ہوں۔"

اس چڑیل بیٹی کو باپ کے ساتھ نیازمندی کا دعوے ہے۔ یہ سلام نخرے میں ڈوبا ہوا سلام ہے۔ عرب میں شاید کوئی باپ ایسا نہ ملے گا جو ایسی حرافہ عورت کو اپنی بیٹی تسلیم کرنے پر رضامند ہو۔

ابھی اور کلام بھی ہیں۔ لہذا اس صفحہ سے ... اودھ پنچ میں اسیقدر لکھنا کافی ہے۔ آئندہ ... اردو کی خرابی نہایت مستعدی سے جاری ہے۔ غیرت گوارا نہیں کرتی کہ ہم اس تباہی کو خاموشی سے ساتھ دیکھتے رہیں۔

ملک میں ایسے رسائل کا وجود اس تباہی کا ذمہ دار ہے۔ ان سے دست بستہ التماس ہے کہ حفاظت ہاتھ اُٹھائیے۔

راقم ـــــــ

ادبار الرسائل والمجلات

الغفاشیات

طرح - کبھی تو یہ خاور شن چراغ آرزو کر دے

دعا دوں گا الٰہی تجھکو بیٹی سے بہو کر دے

کبھی تو بے وفا روشن چراغ آرزو کر دے

عشا کا وقت سردی کا زمانہ خط گشتہ

نماز اپنی ادا کروں اگر کوئی وضو کر دے

مونس سے واقفی ہو نکیں - ہر کیسا مزا آئے

وہ ظالم جس کا سر کو الیسا الفو کر دے

جگہ پاؤں نہیں رکھنے کی کسی کی دکھتی دکھنی کو

الٰہی میرے دشمن کو مقتول جا کسو کر دے

برائی دیکھ کر اس کی یہ وہم کیسا کمتر ہے

الٰہی جلد بیٹے کو تو بیٹی سے بہو کر دے

بہو موڑ پر بیٹھ، خدا میرے گھر کے سامنے آکر

الٰہی اسکا وعدہ اپنی قدرت سے تر و کر دے

شکر خائی کو بھولے طوطی ہندوستان اپنی

طاؤ گفت میں سے جان میں اک ہر داد گر دے

دیدوں سے تراوم ناک میں غفاش آئے گا

خدا با خود سے داشت مرد جا سو کر دے

واہ کیا خوب پارسائی تھی	اسکو ساقی نے جب بڑھائی تھی
کیسی شدت سے کالی ہوائی شب	ایک جتو وا تھا اک نصل تھی
رقیع فرم کے بیہودی سے جائیے	جسکے اوپر تری ملائی تھی
بچھوڑ مجنوں نے لنگوٹی ایک	حاصل عمر یہ کمائی تھی
کورٹ تم سے ہوا اگر نہ	دل نادان کی شامت آئی تھی
اسکے پیسے سے اسکی جیب میں	جیب میں اپنی اک کشائی تھی
جیتے کس طرح سے میں شفو	کوئی دائی نہ اس کو ملائی تھی
کام دیتی تھی سکو لوری کا	جو بجائی جو چار پائی تھی
بد سے اٹھ کر صبح کو جاگی	کیونکہ لیٹے نہیں رضائی تھی
پوچھتے مجھ سے حال مدد	سرمہ دانی تھی اور سلائی تھی
ال ناداں میں کیا لیا ہے	سب جا دو ترتیب کمائی تھی
کوئی بیٹے کے باپ سے پوچھے	بھائی مجنوں میں کیا برائی تھی
کیوں شیشے پہ تو وہ شفاف	بار جس نے ساں سے سمائی تھی

راقم

غفاشش کرمانی کیل

پنچ ملا خدا - خدا ملا پنچ

کوں گیرے گروتے ہو الوس پیچلے

(ایک زخمی مگر قریں قیاس ڈراما)

دوسرا باب

(تحریر ۱۰ جون ۱۹۲۶ء)

پہلا سین

ہرا بھرا باغ ہے فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ بلبلیں چہک رہی ہیں۔ گرو جی بے خبر کرسی بچھائے مراقب جلوہ نما ہیں۔ گرو جی کی پشت جب تو زیب کچھ زیادہ ہے ہیں

گرو - دنیا ہمیشہ نیکی سے عداوت رکھتی ہے - ہمی سے کر نہ وہ کبھی اس طوح پر کے کرتے نہیں جھک کا گر مجھ بھی کچھ نہ کچھ ایسے واقعات و وقتیں ہو جاتے ہیں کہ چھینا ہی پڑتا ہے - ہاں زمانہ مروت طلب سوڈیڑھ سو برس کا زمانہ ہوا کہ ہم نے ہندوستان پر قدم رکھا۔ اس مدت میں ہندوستانیوں کو طرح طرح کے احسانات کیے اگر کمبخت شریف ہوتے تو آج اس طرح ہم پر آنکھیں نہ نکالتے - ارے دنیا سے انصاف اُڑ گیا - یہ کمبخت جاہل تھے ہم نے انھیں لکھایا پڑھایا - تجارتی پر سوار ہو کے برسوں میں ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہونچتے تھے ہم نے ریل بنائی - پرانی عزیزوں کی زیر صلاح کو ترستے تھے ہم نے ڈاک کی ترکیب نکالی تا رگھر بنائے - بجلی کے تاریک گلیوں میں رہتے تھے ہم نے عمدہ بستیاں بنائیں چوڑی چوڑی سڑکیں نکالیں - اسی سبب کی وجہ سے بیماریوں میں مبتلا تھے ہم نے حفظ صحت کا محکمہ قائم کیا پختہ نالے بنائے - نالیاں صاف کروائیں - روشنی کا بندوبست کیا - ملے جلے قیاس ستی کی رسم موقوف کروائی - ابھی کہاں تک یاد کروں - کر ہیں نعمت انھیں عنایت نہیں کی - عمدہ عمدہ گورے گورے ڈاکٹر دیے - کوئے کھیرے حکیما بیدوں کے گھنونے نسخوں سے ان کی جان بچائی شفاخانے

بنوائے - رنگ برنگ دفتر والے کتابوں جوتوں کی جیدادے انھیں بچایا - جو باریک کپڑے یہ امرا پہنتے تھے وہ عوام کو نہ ملتے - عورتیں ہر گھر میں ہر حاجات کے سوت تیار کر کی تھیں تو بچے کے ہاتھوں میں بچانے پڑجاتے تھے اس منت کو دفع کیا - ان کی ہر بات مشکل تھی ہم نے ہر مشکل آسان کر دی - آہ کہاں گیا وہ وقت جب ہر طرف سے احسان مندی کا اظہار رحمت سے نیاز مندی کی نمائش ہوتی تھی - افسوس ناشکروں کی ہم پر اب سے بھونک لگی - بر کہتے پھرتے ہیں کہ تمام کام اپنی غرض سے کیے - پڑھایا لکھایا اس لیے کہ صاحب لوگوں کو اجنبی ملک میں اجنبی زبان سے واسطہ پڑتا تھا کاروبار میں دشواری ہوتی تھی - دس روپیہ کا منشی ولایت سے یہاں کیوں آتا ہزار دو ہزار تنخواہ پر تو ولایتی آدمی پیشاب نہیں کرتے نرخ اسلیے رکھی کہ یہاں سے لے کے ولایت تک اپنی سلطنت کی حفاظت منظور تھی - ریل اس غرض سے بنائی کہ بر وقت ہو تو جلدی استعداد ہو سکے تار نہ بناتے تو لمحے لمحے کی خبر کیونکر ملتی بلا ڈاک کا انتظام درست ہوتا تو تجارت کو فروغ کیسے دیتے - میونسپلٹی نہ مرتب کی جاتی تو آج ہر شہر میں برونگ روڈ - میونسپلی اسٹریٹ - کنڈیل برج - سنڈیل مارکیٹ نظر نہ آتی - شفاخانے اور میڈیکل کالج نہ ہوتے تو ولایتی دواسازوں کا بھلا نہ ہوتا - گورے چمڑے کے ڈاکٹروں کی کھپت نہ ہوتی اور تار نہ بکتے - اعلے عہدے کی کرسی پر سفید ہی جلوہ گر ہو سکتی جنسیوں کا بنایا ہوا کپڑا نہ ہوتا تو ہندوستانی پارچہ بافی کو زوال نہ ہوتا - ولایتی طرز معاشرت کی طرف رغبت نہ ہوتی تو روشنی کے قمقمے - بجلی کے انجن شیشے کے لیمپ اور دیگر لوازم ہندوستان میں کیونکر کھپتے - معدنیات کا کھوج نہ لگاتے تو دولت کے دریا کا دھارا مشرق سے مغرب کی طرف نہ بدلتا - الٹ رہی احسان فراموشی وہی مثل ہے کہ نکوئی با بدان کردن چنان ست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں



افتاد

مرد بالا سے کوہ ۔ دیکھو سنبھل کے ۔ بیاد پٹیل کے اسے مہیلا کھلا دے

کل تک خطابوں کے لیے ہمارے آستانۂ اجلال پر ناک گھسنی کرتے تھے آج ہمارے دیے ہوئے خطاب ایف او-او-ایل کو ٹھکراتے ہیں۔

(چپراسی پلیٹ میں رکھ کے ملاقاتی کارڈ لاتا ہے)

اوٹ "راؤ بہادر ستیاناس رائے" اچھا پہلے ہمارا پسٹول لاؤ۔ پھر راؤ صاحب کو سلام بولو "

راؤ صاحب تشریف لاتے فرشی سلام کیا۔

گرو "کہیے راؤ صاحب کہاں چلے۔ آپ تارک موالات نہیں ہے "

راؤ "اے حضور کیسا ترک موالات۔ خدا رکھے حضور کو۔ جو آج حضور کی ٹانگ ملک میں نہ ہو تو ہندو مسلمان گتھ جائیں "

گرو "ایسا تو نہیں ہے۔ ہم نے راولٹ صاحب کو ایک عمدہ غرض سے بلایا تھا اُنھوں نے قانون بنایا۔ دیکھو تمام ہندوستان میں لڑ بھڑ گیا۔ غدر ہوتے ہوتے رہ گیا۔ سب ہندو مسلمان مل گئے "

راؤ "بھلا غلام کے ہوتے کہیں ہندو مسلمان ایک ہو سکتے ہیں۔ وہ وقت گیا وہ زمانہ گیا۔ وہ خیالات گئے۔ کانگریس میں پھوٹ ہے۔ لیڈروں میں نفاق ہے مسلمانوں کی نگاہ مکہ مدینہ کی طرف ہے ملک کی جانب نگاہ بھر کے نہیں دیکھتے۔ آپ کے اقبال سے رفتہ رفتہ ہندوؤں کو بھی اپنی پرانی شکایتوں کے اظہار کا موقع مل گیا ہے یہ آپ کا غلام بھی کچھ خدمت کر سکتا ہے اُن کا طومار اپنے ڈیلی رنگا اخبار میں چھپوا رہا ہے۔ عوام اپنے ہمسایوں کے مقابلے میں اپنے حقوق محسوس کرنے لگے ہیں۔ حضور ہی غور فرمائیں کہ ایسی حالت میں یہ مصنوعی اتحاد چھلنی میں پانی کی طرح کب تک رک سکتا ہے؟ "

گرو۔ سچ؟ ہم تو ابھی سوچا رہے تھے کہ اگر ہندو مسلمان آپس میں مل گئے تو اب ہمیں کیا پڑی ہے کہ پرائے شگون اپنی ناک کاٹیں۔ ہماری تو آرزو یہی تھی کہ سب ایک ہو جائیں اپنا کاروبار سنبھالیں۔ تو ہم بقیہ زندگی خدا کی یاد میں بسر کریں۔ لیکن اب ہم محسوس کرتے ہیں کہ قلیل التعداد اقوام کے حقوق کی حفاظت اور ماتا ہم کو یہاں سے جانے نہ دے گی۔

(چپراسی دوسرا کارڈ لاتا ہے)

(۱) اوٹ خان بہادر گھگھو خاں رئیس نفاق پور "

گرو "اچھا مسٹر راؤ بہادر ستیاناس رائے۔ رخصت "

راؤ "امیدوار ہوں کہ پھر حاضر ہونے کی اجازت مرحمت ہو۔ آجکل زمانہ پُر آشوب ہے۔ میرا پمفلٹ بھی شائع ہونے والا ہے جس میں گورنمنٹ مغلیہ کے مظالم کی فہرست ہے جو ہندوؤں پر کیے گئے ممکن ہے کہ اس پمفلٹ کے متعلق کچھ غلط فہمی پیدا ہو تو میں حضور سے مدد کا طالب ہوں گا "

گرو "عل راؤ بہادر۔ میں آپ کی جائز شکایت کو فوراً سنوں گا۔ کمزور کی مدد کرنا میری عادت میں داخل ہے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں۔ آپ یقین رکھیے کہ ملک کا انتظام بغیر اہل ملک کی معاونت کے ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ آپ ہمارے ساتھ مشارکت عمل کیجیے پھر آپ دیکھیں گے کہ ہم سے بہتر دوست کا سچا محنت کا پکا۔ رعایا کا خیر خواہ۔ موئید فلاح و رفاہ۔ دنیا میں کوئی نہیں ہے "

(راؤ بہادر گئے خاں بہادر تشریف لائے)

دوسرا سین

گرو۔ آؤ خان بہادر۔ مزاج اچھا "

گھگھو "آداب عرض ہے حضور۔ مزاج کیسا۔ مزاج تو آجکل ہندوؤں کا ہے آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک تو امت مرحومہ کا دل یوں ہی ترک معاملات حجاز پر جل رہا تھا دوسری مصیبت یہ آن پڑی کہ پڑوسی بھی دل آزاری پر ہمہ تن آمادہ ہیں۔ شدھی ہے سنگھٹن ہے۔ ادھر ان کے مسجدوں کے سامنے محض مسلمانوں کی نماز میں خلل ڈالنے کی نیت سے باجا بجاتے اور ٹھیک نماز کے وقت جلوس نکالنے پر اڑے ہوئے ہیں۔ کبھی پیپل پر گھستے پلتے ہیں کبھی گائے کا خون بہا آدمیوں کا خون بہا کے بیٹھتے ہیں ایک اندھیر ہے۔ بھلا بتائیے اگر میں جوروں اور کھٹملوں کی پرستش کرنے لگوں تو حضور کے سر بھی میری حکومت ہو جائے گی اور پتلوں یا مسہری پر بھی حالانکہ یہ ناممکن ہے۔ "

گرو "ول خان بہادر۔ اس میں ہمارا قصور نہیں ہے "

گھگھو "خداوند میری مجال ہے کہ حضور کو قصوروار ٹھہراؤں۔ قصور اپنی قسمت کا ہے۔ ہائے قسمت! "

گرو "البت البت۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم عراق اور حجاز کو اپنے زیر اثر رکھنا چاہتے ہیں اور ہماری ذات سے انھیں کوئی نقصان نہ پہونچے گا۔ مگر مسلمانوں نے ہمارا اعتبار نہیں کیا۔ آپ دیکھیے ہم نے کبھی کسی مقدس مقام کی توہین نہیں کی۔ یہ آپ کے مقدس مذہبی مقامات ہیں ہم مذہبی جھگڑوں میں قانون اور اخلاق دونوں کی راہ سے کوئی دخل نہیں دے سکتے۔ سلطان مسلمان ہے اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے اگر مسلمان اُس سے ناراض ہیں تو اُس سے بدلے لے سکتے ہیں ہم کوئی تعرض نہ کریں گے۔ آپ خود ہی غور کیجیے کہ قبہ کوئی شرعی چیز نہیں ہے کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ قبہ کی تعمیر میں مسلمان اختلاف رکھتے ہیں کوئی کہتا ہے جائز ہے کوئی کہتا ہے ناجائز ہے۔ مسلمان اگر ہم پر اعتبار کرتے تو آج ہم خلیفہ بنانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں اور حفاظت مقامات مقدسہ کی قوت بھی ہم کو حاصل ہے اب تک ایک اچھا خاصا خلیفہ ہم بنا دیتے جسے ہر قسم کا تقدس حاصل ہوتا۔ ہم خود اسلامی تعظیم و تقدیس کے طریقوں سے آگاہ نہیں ہیں لیکن اتنا ضرور کرتے کہ آپ جس مقام کے بارے میں کہتے ہم بغیر ٹوپی اتارے وہاں نہ جاتے۔ اور اگر بھولے چوکے ہم سے کوئی قبہ ٹوٹ بھی جاتا تو ہم ایسے تنگ نظر کوتاہ دل نہ تھے کہ پہلے سے بہتر نہ بنوا دیتے۔ مگر ہم اتنے فیاض نہیں ہیں جس قدر کہ آپ کا مسلمان سلطان ابن سعود ہے یعنی ہم اتنی عمارتیں سونے کی نہ بناتے۔ "

گھگھو "گو حضرت (نجد) نے حجاز و دوسرے علاقہ محدود ہے۔ میرا اس وقت حضور سے حجاز کے بارے میں کچھ کہنے حاضر نہیں ہوا۔ حضور یہ شدھی کی

اسفت بہت گراں ہے۔

گروہ: مگر یہ بھی ہے۔ انہیں مخالفت کی جائے تو آپ کی جبلیغ بھی ابھی دائرے میں آجائے گی؟

لکھنؤ: اور شکتن؟ ہو گئی۔ حضور ہم اب مفلس ہیں۔ نادار ہیں بیکار ہیں قرضدار ہیں جائداد میں کچھ قرض کے سود میں گئیں۔ کچھ فرو نام و نمود میں گئیں۔ کچھ عادات وجود میں گئیں۔ کچھ بزرگوں کے فاتحہ درود میں گئیں۔ کچھ بیجا قیام و قعود میں گئیں۔ کچھ قرض حرص وقود میں گئیں۔ بس خیال تو فرمایئے ایک تو ہمارا ندو مدار زمین اور گروہ کا سنگٹھن ہمارا پہیٹ کمزور کرے گا۔

گروہ: آپ کو تو ہی بنا چاہیے۔ ہم صرف یہی کر سکتے ہیں کہ سرکاری محکموں میں آپ کے لئے اسامیاں مخصوص کرا دیں مگر آپ کا فرض ہے کہ ان امور کے سرانجام دینے کی استعداد حاصل کیجئے۔

لکھنؤ: اچھا حضور۔ یہ مسجدوں کے سامنے باجا بجانے کا تماشا؟

گروہ: ایسے انساد کی فکر میں ہم رہیں یقین۔ کیجئے کہ جانبداری اور حمایت ہمارا شیوہ نہیں لیکن آپ کے گروہ نے احتیاط سے کام نہیں لیا۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہندو اور مسلمان متفق رہیں دیکھئے جب کبھی دونوں لڑے تو ہم نے دونوں کو برابر سزا دی۔ مگر دہلی کی جامع مسجد میں.....

لکھنؤ: واللہ حضور یہ ہمارا کام نہ تھا۔ یہ کچھ بن پھنے بدگمان ذرا جمع ہو گئے تھے انھوں نے کچھ کروا دیا۔ معلوم واقعی سچ فرماتے ہیں زیادہ نقصان ہیں کبر پڑتے ہیں۔

گروہ: اب ہم یہ بھی نہیں کر سکتے کہ گاسٹ کے ساتھ کچھ آپ کا ساتھ دیں۔

لکھنؤ: کیوں حضور۔ آپ ہی کا بھروسا ہے۔ اگر آپ نہ.......

گروہ: دیکھئے گائے پر بارہا شور و شر ہوا مگر ہم نے پروا نہیں کی۔ چند سال سے متواتر آپ کے لیڈر خود اس حق سے دستبردار ہو رہے ہیں صدہا حضرت صاحب، وقت اور مولوی مسلمان لیڈروں نے قربانی کے خلاف شائع کئے۔ اب ہم کیا کہیں اور کیا کریں۔ رہا پیل کا معاملہ تو آپ کی میونسپلٹیاں آپ کے قبضے میں ہیں۔ یہ جھگڑا وہیں طے کر لیجئے۔ ایک گر کی بات میں کہتا ہوں حاصل شدہ حقوق جب چھوڑ دیے جاتے ہیں تو پھر انھیں حق حقوق کی فصل میں کوئی جگہ نہیں مل سکتی وہ کھٹکنے ہو جاتے ہیں۔ ہوشیار قومیں اپنے قدیم حقوق پر قابض رہتی ہیں اور اسی کے ساتھ جدید حقوق کی فہرست میں کبھی نت بالکل نہیں لکھتیں مثلاً ہر کسی راستے پر چلنے کا حق ہے کسی خاص وقت پر ایسا ہوا کہ چلتے چلاتے ہم نے دوسرے راہگیر کی پگڑی اچھال دی۔ آپ سمجھے؟

لکھنؤ: جی ہاں۔ جی ہاں۔ یعنی اب ہر شے ہم اس حق کا دعویٰ کر سکتے ہیں کہ پگڑیاں اچھالتے رہیں؟

گروہ: آپ بہت ذی فہم ہیں۔ مگر یہ ہوشیار تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اقوام کے واسطے زیبا ہے اور افسوس ہے کہ ہندوستان ان تمام صفتوں سے خالی ہے۔

لکھنؤ: تو حضور مجھ سے تو اب صبر نہیں ہو سکتا۔ اگر قدامت کی بحث چھڑی تو میاں بھی تو منہ میں زبان رکھتا ہوں۔

گروہ: آپ کی مرضی مگر دیکھئے امن و امان کا خیال رہے جد و جہد آپ کی ہو ہم ہرگز فساد پسند نہیں کرتے۔۔ اچھا رخصت۔

باقی آئندہ

الملفوظ من المطولات

اگلے زمانے میں کسی شخص نے شہرت کے خیال سے زمزم کی جگہ پر چاہ کے پانی افشا عفن کر دیا تھا۔ یہ حضرت مشہور ہو گئے جدھر جاتے انگلیاں اٹھتیں کہ وہ جاتے ہیں جنھوں نے زمزم میں پیشاب کر دیا تھا آج تک ان کا نام نہیں تو کام زبان زد خاص و عام ہے۔ مگر یہ ہیں کے مسبب خاب کیر پر نے ابو الیوسف تحسیدری پیدا کرتا اور ترقی کا کتاب لکھتے ہیں، دو سال تک بیٹی جاتی اور مسئلہ کی جان ایک کر دی مضمون ترقی کرتے کرتے پانی ہو گیا۔ کتاب شائع ہوئی مگر شہرت نہ ہوئی آخر غریب شہید شہرت نے سر میں پانچ گولیاں بھیجے کے وزن میں ارتقا پیدا کیا۔ بہت ترقی شہرت کی قوم میں بیشتر اب تو صبح شام اخبار کا خانوں میں نام چھپے گا۔ مگر سنتے ہیں کہ حالت نازک ہے عنقریب روح ارتقائی منزل طے کر گی پچیس میل کے فاصلے سے خلق اللہ کی زندگی کو ہوٹ کرنے والی توپ کا موجد کروڑوں میل کی دوری سے حملہ کرنے والے ملک الموت پر فتح نہ پا سکا پہنچے زندہ برزن مرگ نے مسٹر بوزن برگ پر فیر کر دیا۔ دور کو مار ڈالنا آسان ہے اپنا بچاؤ مشکل ہے۔

جنت البقیع کے قبوں اور مزاروں کی شکست کی آواز سے ہر جان کو شاہ و نظام کے گنبد سے ٹکرائی حلبہ ہوا۔ رزولیوشن پاس ہوئے۔ مگر سے پد کو ہیکلاں نکیر ہو کر نہایہ حس ہو سکے شریعت نا اہل ما چیں اگر کان بر کے کہنے والے اونچی بھی آواز سنیں گے سننے والا کوئی نہیں۔ ہم کو تو اس خبر کا بھی اعتبار نہیں جو کچھ دنوں دو معرکے کی تھی کہ حاجی بادشاہ ابن سعود کی گستاخی کر رہے ہیں۔ ابھی لاحول ولا قوۃ۔

حاجی کے مت فریب میں آ جائیو اسد
قیل و قال حضرت دام خیال ہے
کیا سنے کرتار و بنے دالا حاجب الجبل ہے۔

سبات سہری۔ ایک بیماری ہے۔ یہ بیماری جسے ہوئی وہ خواب میں چلتا پھرتا کھاتا پیتا ہے مگر خود اسے اپنے افعال کی خبر نہیں ہوتی۔ افضل ایک ایسا ہی تقدمہ ہمارے لکھنؤ میں دائر ہے۔ استغاثہ یہ ہے کہ ایک میر صاحب اور دوسرے صاحب نے کانسٹیبل پر ناراض ہو کے اس کی پگڑی چھین لی پیٹی اتروا لی کوٹ پھاڑ دیا اور کچھ معمولی حرکتیں ایسی کیں جن سے تھوڑا خون بھی نکل آیا۔ صاحب کہتے ہیں یہ بات غلط ہے میر صاحب تو ان دنوں میں خواب آور دوا کی کے سودی تھی مجھے کچھ معلوم نہیں۔ افضل صاحب اور میر صاحب

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النسا با تصویر ۸۴ آسن والا [illegible] کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک ورق سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وہ ... صاحب کے خاص ... کی اصلی کوک شاستر ... کا ترجمہ ہے جس کو ... عام ... پڑھ ... رسالہ کو بھی ... حسب ... ہوئی ہیں ... تمام باتیں درج ہیں ... جانتے ہیں آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں ... اور ... مطلب کی باتیں درج ہیں عورت و مرد کے متعلق ... اور خاص ... کی عورت و مرد کی ... تصویریں ... ۸۴ بہترین آسن کا مفصل بیان ... درج بھی ہیں ... آج منگا کر حسرت پوری کیجئے ورنہ ممکن ہے کہ پھر ایک جلد بھی ... ملے ... قیمت فی جلد ... محصول ... علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۵-۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ... مع محصولڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں

منیجر اودھ پنچ۔ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) ... روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) ... جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) ... کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی

(۴) بحساب ... فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا ... خاص حالت ... پرچے واپس نہ لیے جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — ... کھانسی ... درد ... پیٹ ... قے ... دست ... سنگرہنی ... انفلوئنزا وغیرہ کے امراض کے لیے ... جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے ... جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ... سب جگہ بکتا ہے

دور ونج کیسری — ... قیمت ...

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور ... بنانے والی میٹھی دوا قیمت ... ۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ ... پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ ... اینڈ سنس ... لکھنؤ

فیٹا

ایک عجیب و غریب طلاء

جو جسم کی خاص فربہی کے لیے مخصوص ہے

نامرد و مجلوق

اپنی حالت چاق و درست کرنے کیلیے طلب کریں

کمزور و تندرست بھی فائدہ اٹھائیں

کوئی تکلیف و خاص پرہیز نہیں

قیمت ... برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ ہے

... برائے امرا ... دس روپیہ آٹھ آنہ

خرچہ محصول ... خریدار ...

پتہ:۔ ... رسائن گھر شاہجہانپور

اصلی کوک شاستر — ... مع ... ۸۴ آسن ...

مخزن خلیق — ...

... قیمت فی جلد

ستارۂ رنگین — ... سے ناول ... نقشہ کھینچا گیا ہے قیمت ...

... ناول دو روپیہ میں ... منگانے کا پتہ:۔ نیو اردو بک ایجنسی لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے ... شاعر کی شاعرانہ استادی ... قیمت فی جلد ... ٦
... اور ... آرڈر ...

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب ... پر ... کی ... مجربات ... کا ... وغیرہ ... بیماری کا علاج ... ہزاروں روپیہ ... کتاب ... مفت ... حکمت ... رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ ... یوپی